ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی اپنے پچھلے سارے مواقف کو سراسر نظر انداز کرتے ہوئے اھلاً وسھلاً اور مرحبا کا طوفان سر پہ اٹھایا۔ یہ ایک ہلکی سی تصویر ہے ہمارے ہاں کی اس سطحی اور جذباتی کیفیت کی جو ہم برصغیر میں مسلمانوں کی موت وحیات جیسے اہم مسائل کے بارہ میں اختیار کئے چلے آرہے ہیں۔ مسائل کے بارہ میں سنجیدگی اور معقولیت، گہرائی سے کام لینا ابھی ہمارے ہاں عنقا ہے۔ بہرحال "بنگلہ بندھو" مجیب الرحمان کا عبرتناک انجام مسرتوں سے زیادہ عبرتوں کا مقام ہے۔ اور جن لوگوں کی تصویریں شیخ مجیب الرحمان کے فریم میں بالکل فٹ آرہی ہیں انہیں اپنے اعمال و افعال، ماضی اور حال پر نگاہ عبرت و موعظت ڈالنی چاہیئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

جمعیۃ العلماء اسلام کے جلیل القدر رہنما مولانا مفتی محمود صاحب نے حکومت کے درپردہ بعض ایسی سرگرمیوں پر شدید احتجاج کیا ہے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت قومی ملکیت کی تلوار سے دینی مدارس کو ذبح کرکے دین کے رہے سہے نشانات اور شعائر کو بھی مٹا دینا چاہتی ہے۔ برصغیر کے مخصوص حالات میں مدارس عربیہ کی قدر وقیمت اور ضرورت واہمیت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں یہ مدارس نہ ہوتے تو آج برصغیر مسلمانوں کی عظمتوں کا قبرستان بن چکا ہوتا اور یہاں کی حالت سپین اور سمرقند و بخارا سے مختلف نہ ہوتی قیام پاکستان سے لیکر اب تک حکومتی ذرائع سے دین اور اسلامی علوم کے فروغ واشاعت کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا گیا وہ بھی کسی سے مخفی نہیں۔ اگر یہ مدارس نہ ہوتے تو وہ اسلام یہاں بہت مشکل سے مل سکتا جسے لیکر ہم نے نظریۂ پاکستان کا نعرہ لگایا اور ایک سلطنت حاصل کی۔ مگر حکومت کی نظریں الٹتی بھی ہیں تو بار بار ان مدارس اور مساجد کیطرف جبکہ زندگی کے ہزاروں شعبے ابھی اسلامی مملکت کی نظرِ کرم کے محتاج ہیں جہاں تک مدارس عربیہ کے نصاب، نظام اور خامیوں کی اصلاح کا تعلق ہے، اس کے احساس اور ضرورت سے خود اہل علم اور ارباب مدارس بھی کسی لحظہ غافل نہیں رہے۔ اور نہ حکومت یا کسی بھی حلقے کی ایسی مفید طور اور مخلصانہ مشوروں کو نظر انداز کرنے کا کبھی مظاہرہ کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں تک سرکاری تحویل میں لینے کا اہم سوال پر ہے۔ اس مسئلہ کو حکومت صنعتی اداروں، بنکوں اور فیکٹریوں کے پیمانہ پر نہ پرکھے، ایسے اقدامات دینی و علمی حلقوں میں نہ صرف مداخلت فی الدین بلکہ فنائے دین سمجھے جائیں گے۔ اس لئے ایسے کسی اقدام کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے اس کی نزاکتوں کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔